مساجد میں تو عزت ہے

مساجد میں تو عزت ہے　　مشاہد میں تو درت ہے
مدبر کی تو صنعت ہے　　مصوّر کی تو صورت ہے

جو اسما پاک حسنی ہے　　سجا اس پر جو سونا ہے
جُماں یاقوت پنا ہے　　تیرے جلوو کا گِہنا ہے

تیری شاں کے لگے جھومر　　عزائم کے سجے مرمر
ہمم عالی کے ہیں زیور　　ہے قدسی نور کا منظر

مآثر ہیں تیرے آثار　　ہیں ماضی کی عیاں اخبار
کیے ہیں کشف کل اسرار　　ہیں ناطق کل دَر و دِیوار

تیرے کِردار کی شبّاک　　سے آتے ہیں نظر املاک
تیري وسعت کہاں اِدراک　　کر پائے ہمہ افلاک

تو سیف الدین کا شاہ کار ہے ان کے حسن کا دیدار
ہے گویا نور کا کُہسار ہے بس انوار ہی انوار

ہے مسجد سے جڑا روضت ہے جان و جسم کی وحدت
طہارت سے بھرا ساحت عجب فکرت کی ہے وسعت

ہر اک مبنی حسینی ہے ہر اک معنی حسینی ہے
ہر اک مغنی حسینی ہے ہر اک کونا حسینی ہے

دعا گو قبلہ و محراب مساجد کی ہمہ آداب
ہمہ مشکوت و کل ابواب رہے سیف الہدی ماہ تاب